بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۸ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۱۰ شوال ۱۳۶۴ ھ | ۱۸ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے آج بھی ٹیلیفون لائن کی خرابی کی وجہ سے کوئی اطلاع حاصل نہیں کی جا سکی۔

- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے متعلق آج (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا۔ کہ آپ کی طبیعت کئی روز سے بائیں گردے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ درد مسلسل ہوتا ہے البتہ کچھ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا خیال ہے۔ کہ یہ اعصاب کا درد نقرس ہے۔ جو گردہ کے مقابل کی جگہ سے لے کر کولہے کے جوڑ تک پھیلا ہوا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

- حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت کے متعلق بھی آج ڈاک کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ طبیعت علیل ہے۔ پیشاب خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ نکالنا پڑتا ہے۔ کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

- خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

خطبہ جمعہ

ہمارا مقصد خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا ہے

جماعت کو آئندہ مزید مالی اور جانی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش مطابق ۷ ستمبر ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی

مرتبہ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں پچھلے دو خطبات سے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ

اسلام اور احمدیت

کے لئے ایک نیا تغیر آئندہ بیس سال میں مقدر ہے۔ اور وہی لوگ اس دور میں اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو کر حاضر ہو سکیں گے جو اس دور کے امتحانوں میں کامیاب ہونگے۔ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ کسی قوم کی

ایک ہی قربانی

اس کے ہمیشہ کام نہیں آسکتی۔ ہم میں سے ہر ایک آدمی جانتا ہے۔ کہ دن میں ایک یا دو یا تین دفعہ کھانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسا بھی کسی کے ہاں رواج ہو۔ اگر انسان ہر روز کھانا نہ کھائے تو اس کی وہ قوتیں جو تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا بدل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر ایک انسان بیس سال تک ناک۔ کان آنکھوں اور ہاتھ پیر سے کام لیتا رہے۔ اور بعد میں کچھ عرصہ کے لئے اپنے ان اعضاء سے کام لینا چھوڑ دے۔ مثلاً کانوں میں روئی ٹھونس کر ان کو بند کر دے۔ یا آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں بیکار کر دے۔ یا ایسے ہی دوسرے اعضاء سے کام نہ لے۔ تو یہ دلیل اس کے ہرگز کام نہ آئیگی۔ کہ میں پہلے بیس سال ان اعضاء سے کام لیتا رہا ہوں۔ اگر اب کام نہ لیا تو کیا نقصان ہوگا۔ اگر وہ ان اعضاء سے کام نہ لے گا۔ تو یقیناً کچھ دنوں کے بعد اس کی طاقتیں معطل ہو جائیں گی۔ یہی حال روحانی طاقتوں کا ہوتا ہے۔ کئی نادان سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے

پہلے بہت سی قربانیاں کر دی ہیں

وہی ہمارے لئے کافی ہیں۔ ہمیں آئندہ کے لئے قربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ ہر روز کھانا کھاتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ کل پرسوں یا اترسوں کا کھایا ہوا کھانا ہمارے لئے کافی ہوگا۔ اور بغیر کسی کے کہنے کے

ہر روز کھانا کھا لیتے ہیں

سوائے بچوں کے کہ والدین ان کو کہہ کر کھانا کھلاتے ہیں۔ کہ کھانا کھا لو نہیں تو معدہ خراب ہو جائیگا۔ اور پانچ دس دن کی تاکید کے بعد وہ بھی اس نصیحت کے محتاج نہیں رہتے تو ہر وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہے۔ جس طرح کل کا کھایا ہوا اس کے آج کام نہیں آسکتا۔ اسی طرح پچھلی قربانیاں انسان کو آئندہ کے لئے مستغنی نہیں کر سکتیں بلکہ

روحانی زندگی

کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ پھر قربانیاں بھی اوقات کے بدلنے کے ساتھ بدلتی چلی جاتی ہیں۔ ایک وقت مالی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسرے وقت جانی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ ہمیشہ ایک ہی قسم کی قربانی کی کسی قوم کو ضرورت ہے پہلی قربانیاں اس موت سے بچانے کے لئے تھیں۔ جو گزشتہ زمانہ میں پیش آسکتی تھی۔ اور آئندہ کی قربانیاں آئندہ کی ہلاکت سے بچنے کے لئے ہیں۔ جس نے دو سال پہلے کھانا کھایا تھا۔ اس نے اس کھانے سے اسی فاقہ کی موت سے نجات حاصل کی تھی۔ جو دو سال آسکتی تھی۔ اس کھانے سے وہ دو سال بعد والی موت سے نہیں بچ سکتا۔ میں پہلے کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ کہ مومن کبھی بھی اپنی پچھلی قربانیوں کی وجہ سے مطمئن نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے ایمان کی زیادتی کے لئے

قربانیوں میں ترقی

کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب تک جان ایمان کی حالت میں عزرائیل کے سپرد نہ کر دی جائے۔ اس سے پہلے کسی شخص کا مطمئن ہو جانا حد درجے کی حماقت ہے۔ گورنمنٹ کے ٹیکسوں کے ادا کرنے میں کبھی ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ کہ ہم نے پچھلے سال ٹیکس ادا کر دیا تھا۔ اس سال ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ساری عمر ٹیکس ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے معاملہ میں ہم یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ قربانی کر دی تو ہماری ذمہ واری ختم ہو گئی۔

ہم پانچ وقتوں میں اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے بآواز بلند اس بات کو پیش کرتے ہیں۔ کہ

اللہ ہی سب سے بڑا ہے

لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ اصل کام تو ہم نے کیا نہیں۔ کیا دنیا میں کوئی جگہ ایسی ہے یا کوئی مقام ایسا ہے جہاں اللہ تعالےٰ کو اکبر سمجھا جاتا ہے۔ اس دنیا میں مجھے تو کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آتی۔ اگر اللہ اکبر کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے تمام بادشاہوں دنیا کے تمام ڈکٹیٹروں۔ دنیا کے تمام پریذیڈنٹوں سے بڑا ہے۔ اور اس سے بڑا کسی کو نہ سمجھا جائے۔ تو آج دنیا میں یہ ہو نہیں رہا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لوگ سٹالن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی کچھ بھی حیثیت نہیں سمجھتے۔ ٹرومین کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی کچھ بھی حیثیت نہیں سمجھتے میکاڈو کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی کچھ بھی حیثیت نہیں سمجھتے۔ اور اٹیلے کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی کچھ بھی حیثیت نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ کی آواز سٹالن کی آواز کے مقابلے میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ ٹرومین کی آواز کے مقابلے میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی میکاڈو کی آواز کے مقابلے میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور اٹیلے کی آواز کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ بات تو درست ہے۔ کہ ٹرومین ایک آواز بلند کرے تو سارا یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ اس کی آواز کے پیچھے چل پڑیگا۔ لیکن اس کے مقابل پر تم مجھے ایک گاؤں ہی بتا دو۔ جہاں

اللہ تعالیٰ کی آواز

کی لوگ پوری طرح پیروی کرتے ہوں۔ تم ٹرومین کو بھی چھوڑ دو۔ تم سٹالن کو بھی چھوڑ دو۔ تم اٹیلے اور میکاڈو کو بھی جانے دو۔ تم مجھے اللہ تعالیٰ کی آواز کی اتنی وقعت ہی دکھا دو۔ جتنی وائسرائے ہند لارڈ ویول کی آواز کی یا جتنی ہز ایکسیلنسی کی آواز کی۔ یا جتنی ملک خضر حیات خان کی آواز کی وقعت سمجھی جاتی ہے۔ تم ان بڑے آدمیوں کو بھی چھوڑ دو تم مجھے خدا کی آواز کی اتنی وقعت ہی بتا دو۔ جتنی چوہڑوں کے پنچ کی آواز کو دی جاتی ہے۔ چوہڑے اس کی آواز پر سب کچھ کر گزرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن آج بندے خدا کی آواز کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے کیا

ہمارے لئے شرم کی بات

نہیں۔ کہ جب دنیا اللہ تعالیٰ سے بگڑ چکی ہے اور جب دنیا کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی آواز کی کوئی بھی وقعت نہیں رہی۔ اس وقت ہم اپنے آرام کی فکر کریں۔ اور اس اہم کام کی طرف توجہ نہ کریں جو ہمارے سامنے ہے۔ ہم پانچ وقت دنیا کے سامنے ایک پروگرام پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہم

اللہ تعالیٰ کی ذات

کی اپنے نفسوں کے مقابل میں۔ اپنی جائیدادوں کے مقابل میں۔ اپنی اولادوں کے مقابل میں۔ اپنے مالوں کے مقابل میں کیا نسبت قائم کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے مالوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنی اولادوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ تو ہم یقیناً خوش قسمت ہیں۔ لیکن اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے نفسوں پر۔ اپنے مالوں پر۔ اپنی اولادوں پر ترجیح نہیں دیتے۔ تو

ہمارے جیسا بدقسمت

روئے زمین پر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور ہمیں اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر 1/3 حصہ سے زیادہ وصیت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گویا 7/10 حصہ ہمارے لئے رکھا۔ اور 3/10 حصہ اپنے لئے۔ مگر کتنے ہیں۔ جو اس حصہ کو بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری جماعت وہ ہے۔ جو یہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ایک حد تک وہ اس دعوے کے مطابق عمل بھی کرتی ہے۔ لیکن ہماری جماعت میں سے بھی تھوڑے ہیں جو 3/10 حصہ کی قربانی کرتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ مشکل سے دس فیصدی ہونگے۔ باقی لوگوں میں سے کچھ حصہ ایسا ہے جو 1/10 اور 3/10 کے درمیان چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ حصہ ایسا ہے۔ جو 1/10 کی بھی پورے طور پر قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اپنا حصہ تھوڑا رکھا ہے۔ لیکن اس تھوڑے حصے کو بھی ادا کرنے میں بعض لوگ کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ پھر اوپر کا حکم تو وصیت کے متعلق ہے۔ اپنی زندگی میں تو انسان

اپنی جائداد ساری کی ساری

بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں دے سکتا ہے جیسے حضرت ابوبکرؓ نے کیا مگر لوگ بجائے اس کے کہ 3/10 حصہ کو 1/4 حصہ یا 1/5 حصہ کی طرف لے جائیں۔ 1/10 حصہ کی قربانی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ اور اپنے اموال کو اپنے آرام و آسائش پر یا اپنی اولادوں یا دوسری ادنےٰ ادنےٰ ضروریات پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور

خدا تعالیٰ کے دین کے لئے

ان کے مالوں میں کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ جب ہماری جماعت میں سے بعض افراد کا یہ حال ہے۔ جو دن رات اللہ تعالیٰ کے نشانات کا مشاہدہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے مالوں میں سے 1/10 حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں تو باقی قومیں جو اللہ تعالیٰ سے بالکل بیگانہ ہیں اُن کے متعلق تم خود ہی قیاس کر لو۔ کہ وہ کس قدر اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرتی ہونگی تو

اللہ اکبر کا خانہ خالی پڑا ہے

اور وہ کام جو ہم نے کرنا ہے۔ بہت دور ہے پہلے دنیا میں اللہ اکبر کا اعلان کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اشھد ان لا الہ الا اللہ کا اعلان کیا جاتا ہے پھر اشھد ان محمد رسول اللہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر حیّ علی الصلوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر حیّ علی الفلاح کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر اقامت پر قد قامت الصلوٰۃ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اقامت صلوٰۃ ہونے کے بعد دنیا

ایک نیا پروگرام

بناتی ہے۔ اور توحید کے حقیقی معنے سیکھتی ہے صرف تکبیر بیان کرنے میں اور کامل توحید میں بہت بڑا فرق ہے۔ تکبیر سے صرف اللہ تعالیٰ کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن توحید کامل انسان کے تمام اعمال پر اثر انداز ہو کر اسے ادنےٰ مقام سے اعلےٰ مقام تک لے جاتی ہے۔ اور اس کی قوتوں میں ایک نئی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

کامل توحید

کی آگے کئی شاخیں ہیں۔ لیکن جب تک دنیا اشھد ان لا الہ الا اللہ پر قائم نہ ہو جائے۔ جب تک دنیا اشھد ان محمد رسول اللہ پر قائم نہ ہو جائے۔ جب تک حیّ علی الصلوٰۃ پر عمل نہ کیا جائے۔ جب تک حیّ علی الفلاح اپنی پوری شان نہ دکھائے جب تک اسلام کے سارے احکام کا پورے طور پر قیام نہ ہو جائے اس وقت تک اقامت صلوٰۃ نہیں ہو سکتی۔ جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اقامت صلوٰۃ کے لئے پورے طور پر کوشش کرے۔ لیکن ہم تو ابھی تک

اللہ اکبر کا پروگرام

بھی پورا نہیں کر سکے۔ اگر ہم اسی جدوجہد پر ٹھہر جائیں تو ہماری مثال اسی شیر گدوانے والے جیسی ہوگی۔ کہ جب اسے دو چار سوئیاں چبھتیں تو وہ کہتا اس عضو کو چھوڑ دو آگے چلو آخر گودنے والے نے سوئی رکھ دی۔ اور کہا کہ اب تو شیر کا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ ہماری جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسے ابھی

قربانیوں کے میدان میں فقط سوئیاں

چبھنے لگی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ تمہارے پاس کوئی جنتر منتر لیکر نہیں آیا۔ کہ تمہیں بغیر کسی تکلیف کے کامیابی حاصل ہو جائے۔ بلکہ تمہیں وہ ساری قربانیاں کرنی ہونگی جو پہلی قوموں نے کیں۔ اور تمہارے لئے وہی رستہ مقدر ہے۔ جس پر پہلے انبیاء کی جماعتیں تم سے پہلے چلیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کے سروں پر آرے رکھ کر ان کو چیر دیا گیا۔ لیکن وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور یہ

ادنےٰ بشاشت ایمان

ہے۔ جب ادنےٰ بشاشت ایمان یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان تک بھی قربان کرنے سے دریغ نہ کرے۔ تو اعلےٰ بشاشت ایمان کے متعلق اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کہ وہ کیا کیا قربانیاں کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ بہرحال ہمارے لئے ابھی ان ادنےٰ بشاشت ایمان والی قربانیوں کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت ابھی اس قابل نہیں ہوئی اسلئے ابھی

جانی قربانی کا مطالبہ

نہیں کیا گیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ اصل میں تو ایک مومن دس کافروں پر بھاری ہے۔ لیکن چونکہ تم میں ابھی کمزوری اور ضعف ہے۔ اس لئے اب تم میں سے ایک مومن کو کم سے کم دو کافروں کے مقابلہ سے نہیں بھاگنا چاہیئے۔ تو ہر ایک کام کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وقت مقدر ہوتا ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو اس کام کے کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دے دیتا ہے۔ جماعت کے بعض لوگوں سے یہ بات سن کر کہ ہمارے لئے یہی رستہ مقدر ہے۔ جس پر ہم چل رہے ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ میں ان کی اس سمجھ پر روؤں یا ہنسوں کیونکہ حماقت کی بات پر بعض دفعہ انسان کو ہنسی بھی آجاتی ہے۔ اور بعض دفعہ رونا بھی۔ میری بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب میں جماعت کے بعض لوگوں کی یہ ذہنیت دیکھتا ہوں۔ کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اسی رستہ پر چلتے چلتے ایک دن ساری دنیا پر غالب آجائینگے تو میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ یہ کیسی حماقت کی بات ہے۔ آجتک کوئی قوم اس رستہ پر چل کر کامیاب نہیں ہوئی جس پر ہم چل رہے ہیں۔

صرف ایک مثال افغانستان کی

قربانی کی ہمیں کامیاب نہیں کرسکتی۔ جب تک کہ ہر ملک اور ہر قوم میں افغانستان جیسی قربانیاں پیش نہ کی جائینگی۔ اس وقت تک ہم کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتے جس طرح بارش برستی ہے۔ اور بے تحاشا ہر طرف پانی بہنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور کوئی آدمی اس پانی کے بہنے پر تعجب نہیں کرتا۔ اور اسے کوئی انوکھی چیز نہیں سمجھتا۔ اسی طرح ہمیں اپنے مال اور اپنی جانیں بے دریغ اللہ تعالےٰ کی راہ میں بہانی پڑیں گی۔ اور

ہر وُہ شخص

جو اس رستے پر چلنا نہیں چاہتا۔ اور کامیابی کو اس راستہ سے حاصل نہیں کرنا چاہتا میں اسے بتادیتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ وہ دشمن ہے احمدیت کا۔ وہ دشمن ہے احمدیت کی ترقیات کا۔ ہمارے لئے پہلی قوموں کی مثالیں موجود ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں

بے دریغ جان ومال کی قربانی

کی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قوم کو اسلئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان ومال کی بے دریغ قربانی کی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان ومال کی بے دریغ قربانی کی۔ کرشن اور زرتشت کی جماعتوں کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان ومال کی بے دریغ قربانی کی۔ ہمیں کوئی مثال ایسی نظر نہیں آتی۔ کہ

بغیر جانی ومالی قربانیوں کے

کسی قوم کو کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ ہماری جماعت کے سامنے ابھی جانی قربانی کا مطالبہ پیش نہیں کیا گیا۔ ہاں تحریک جدید میں وقف زندگی کا مطالبہ جماعت کے نوجوانوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور یہ

پہلا قدم

ہے۔ جو جانی قربانی کی طرف لے جانے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدا میں چندے کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دے۔ خواہ تین ماہ میں ایک دھیلہ ہی دے۔ آہستہ آہستہ یہ مطالبہ ترقی کرتے کرتے ۱/۱۰ حصہ تک پہنچ گیا۔ جو لوگ موصی نہیں ہیں اور اپنے اندر اخلاص رکھتے ہیں۔ ان کے تمام قسم کے چندے اگر ملا لئے جائیں۔ تو وہ ۱/۱۰ حصہ تک پہونچ جائینگے۔ اور جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اگر ان کے سارے چندے جمع کرلئے جائیں۔ تو وہ ۲/۱۰ تک پہنچ جائینگے اور بعض کے ۳/۱۰ تک۔ اور بعض انگلیوں پر گنے جانے والے ایسے بھی ہیں۔ جن کے تمام قسم کے چندے جمع کئے جائیں۔ تو وہ ۴/۱۰ یا ۵/۱۰ تک پہونچ جائیں گے۔

یہ مالی قربانی

تین ماہ میں ایک دھیلہ سے شروع ہوکر موجودہ حالت پر پہونچ گئی ہے۔ کیونکہ انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کیطرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہونگی اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کرلیا ہے۔ اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائیگا۔ لیکن جس شخص کے دل میں

آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض

پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا اور کسی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ اور اس کی قربانیاں ضائع ہوگئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اچھا بیج بویا جائے۔ اور وہ اچھا پھل نہ لائے۔ اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے۔ جو اس کے قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کرلے گیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالےٰ کے حضور بہت توبہ استغفار کرنا چاہیئے۔ اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں تا اللہ تعالےٰ اسے معاف فرمائے۔ اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ جس طرح تین ماہ میں ایک دھیلہ چندہ نے بڑھتے بڑھتے موجودہ مالی قربانیوں کی صورت اختیار کرلی ہے۔ اسی طرح

جانی قربانی کا وقت بھی آنے والا ہے

اور وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ دشمنان اسلام تمہارے سینوں میں خنجر گاڑینگے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ تمہارے دشمن تمہارے متعلق یہ جان لیں۔ کہ تم ان کو کھا جانے والے ہو۔ اور وُہ تم کو قتل نہ کریں۔ ابھی تک تو دنیا تم کو ایک کھلونا سمجھتی ہے۔ اس سے زیادہ تمہیں کوئی وقعت نہیں دیتی۔ اگر کسی کے جسم پر مچھر بیٹھے تو وُہ آہستہ سے اس کو اڑانے کے لئے ہاتھ ہلا دیتا ہے۔ اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا۔ لیکن جس شخص کے گھر میں چور گھس آئے۔ کیا وُہ اس کا اسی طرح مقابلہ کرتا ہے۔ جس طرح مچھر کو اپنے جسم سے ہٹاتا ہے۔ نہیں وُہ اس کا پوری طرح مقابلہ کرتا ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کو پکڑے۔ اور چور باوجود اس بات کے جاننے کے کہ گھر والا حق پر ہے۔ اور میں ناحق پر ہوں۔ اور میں ظالم ہوں۔ اور گھر والا مظلوم ہے۔ پھر بھی گھر والوں کا مقابلہ کرتا بلکہ کوشش کرتا ہے۔ کہ ان کو زخمی کرکے بھاگ جائے۔ اسی طرح کفر بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ باطل پر ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو حق پر ہی سمجھتا ہے۔ اور

ایمان کا سختی سے مقابلہ

کرتا ہے۔ جس دن کفر کو یہ معلوم ہوگیا۔ کہ تم اسے دنیا سے مٹا دینے والے ہو۔ وہ یقیناً سختی سے تمہارا مقابلہ کریگا۔ اور تمہاری گردنوں میں تمہارے سینوں میں تمہارے جگر میں خنجر گاڑ دے گا۔ اور کفر اپنا سارا زور لگائیگا۔ کہ اسلام کو قتل کردے۔ اور اسلامی عمارت کو منہدم کردے۔ گو ابھی وہ دن دور ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ قریب آتے جاتے ہیں۔ اب بھی کئی ممالک ایسے ہیں۔ جن میں

احمدیت کا داخلہ بند

ہے۔ اور ہمارے مبلغین کو وہاں جانے سے روکا جاتا ہے۔

غرض مالی لحاظ سے تو جماعت کئی سال سے قربانیاں کرتی آرہی ہے۔ گو اعلےٰ معیار تک ابھی تک نہیں پہونچی۔ مگر

جانی قربانی کے لحاظ سے

ابھی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ وقف زندگی کے مطالبہ کے ذریعہ بنیاد کا ایک نشان لگا دیا گیا ہے۔ جیسے بنیاد کھودتے وقت کسّی سے نشان لگایا جاتا ہے۔ پھر بنیاد کھودی جاتی ہے۔ جب بنیاد کی کھدائی ہوجاتی ہے۔ تو اس پر دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ جب دیواریں بن جاتی ہیں۔ تو ان دیواروں پر چھتیں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کے بعد پلستر کیا جاتا ہے۔ دروازے اور کواڑ لگائے جاتے ہیں تب کہیں جاکر مکان تیار ہوتا ہے۔ جس طرح مکان آہستہ آہستہ کچھ عرصہ کے بعد جاکر تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح جان دینے کی عمارت کے تیار ہونے میں کچھ دیر باقی ہے۔ کوئی عمارت بھی ایک دن میں تیار نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ لوگ جمع ہوکر آئیں۔ اور وُہ کہیں کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی

اپنی گردنوں پر چھری پھیرلیں

تو ہم اسلام کو قبول کرلیں گے۔ بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑیں گی۔ پہلے ایک دو۔ پھر آٹھ دس۔ پھر پندرہ بیس۔ اسی طرح آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آخر وہ دن آجاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ

اپنے بندوں کو غلبہ

عطا کرتا ہے۔ اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے اور یہ کام ایک لمبے عرصہ میں جاکر ہوتا ہے۔ آج دنیا میں

اللہ تعالےٰ کی حالت

بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے حضرت خلیفہ اول (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے ایک استاد کا خواب سنایا کرتے تھے (گو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان سے پڑھتے تو نہیں تھے۔ لیکن آپ ان کے پاس بیٹھتے۔ اور ان سے روحانی باتیں کرتے رہتے تھے۔ اس لئے ان کو استاد ہی کہتے تھے) انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں شہر سے باہر گیا ہوں۔ اور ایک کوڑھی شخص بھوپال سے باہر پل پر پڑا ہے۔ اس کا جسم نہائت گندا ہے۔ جسم پر مکھیاں بھنک رہی ہیں۔ آنکھوں سے اندھا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوسرے سب اعضاء شل ہیں۔ میں نے اس وجود سے پوچھا۔ تم کون ہو۔ اس نے کہا میں اللہ میاں ہوں۔ یہ سن کر میرا جسم کانپ گیا اور میں نے کہا تم اللہ میاں کیسے ہو۔ تمہارا تو اپنا برا حال ہے۔ تم خود کوڑھی ہو۔ ہاتھ پاؤں ہلا نہیں سکتے۔ آنکھوں سے تم اندھے ہو۔ ہمارا خدا تو وہ ہے۔ جو ان تمام عیوب سے پاک ہے۔ اس کی طاقتیں غیر محدود ہیں۔ تو اس وجود نے جواب دیا۔ کہ میں

بھوپال والوں کا اللہ ہوں

یعنی بھوپال والوں کے دلوں میں میرا تصور ایسا ہی ہے۔ اسی طرح آج اللہ تعالیٰ کی عظمت لوگوں کے دلوں میں باقی نہیں رہی۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ فقرہ اس وقت بالکل صادق آتا ہے۔ کہ اے خدا جس طرح تیری آسمان پر بادشاہت ہے۔ زمین پر بھی آوے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر نہیں۔ یا خدا تعالیٰ کا قانون قدرت آسمان پر تو چلتا ہے۔ لیکن زمین پر نہیں چلتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کا قانون قدرت آسمان پر چلتا ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی چلتا ہے۔ دنیا میں دہریہ موجود ہیں لیکن وہ بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے ماتحت چلتے ہیں۔ کوئی دہریہ یہ نہیں کر سکتا۔ کہ زبان کی بجائے ماتھے سے چکھے یا ناک سے سونگھنے کی بجائے کسی اور عضو سے سونگھے۔ تو

خدا تعالیٰ کا قانون قدرت

تو ویسا ہی زمین پر ہے۔ جیسا آسمان پر ہے۔ اس فقرہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ زمین پر لوگوں کے دلوں میں تیری ویسی ہی عظمت قائم ہو جائے جیسی آسمان پر ہے۔ یہ مقصد ہر وقت جماعت کے سامنے رہنا چاہئے۔ کہ ہم نے

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت کو تمام دنیا کے دلوں میں قائم کرنا ہے۔ اگر ساری دنیا نیک ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہو گئی۔ اور ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ورنہ دو چار لاکھ جماعت کی دو تین ارب سے کیا نسبت ہے۔ ایسی بھی تو نسبت نہیں جیسے آٹے میں نمک کی ہوتی ہے۔ اُن کے اموال ان کی شان و شوکت اور اُن کے رسوخ کے مقابلہ میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں۔

پس ہمارے دوستوں کو

اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے

اور آئندہ مزید مالی اور جانی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا رحم اور فضل نازل فرمائے۔ ہماری دماغی طاقتوں میں ترقی دے۔ ہماری عقلوں کو تیز کرے۔ اور ہماری علمی حالت درست کرے۔ تاکہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

شذرات

لیبر پارٹی کی کامیابی

"الفضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا صادقہ کے مطابق غیر معمولی حالات میں لیبر پارٹی کی کامیابی و برتری کا ثبوت کئی مقتدر اصحاب الآراء اور اخبارات کے حوالوں سے دیا جا چکا ہے۔ پھر بھی بعض معاندین اسے قیاس پر مبنی اور معمولی قرار دیئے جاتے ہیں۔ وہ پرتاپ مورخہ ۱۷ ستمبر کے مندرجہ ذیل ایڈیٹوریل اعتراف کو پڑھ کر اپنے خیالات پر نظر ثانی کریں لکھتا ہے۔

"جولائی کے مہینے میں برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات کے نتیجے کا جب اعلان ہوا تو ساری دنیا حیران رہ گئی۔ شاید ہی کوئی تھا جس کا اندازہ غلط نہ ہوا ہو اور تو اور خود لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ایٹلی نے اعلان کیا کہ ان کی پارٹی کی فتح سراسر غیر متوقع ہے۔ کوئی یہ سمجھتا تھا۔ کہ کنزرویٹو پارٹی اپنے جنگی ریکارڈ کی بدولت برسر اقتدار آ جائیگی۔ اور کوئی یہ کہ شاید لیبر پارٹی ایک مؤثر اپوزیشن بن جائے۔ لیکن کسی کو یہ امید نہ تھی کہ کنزرویٹو پارٹی کا قلع قمع ہو جائیگا۔ اور ہاؤس آف کامنز میں لیبر پارٹی اور اس کے حامیوں کی تعداد ۴۱۹ ہو جائیگی اور اس کے مقابلہ میں اپوزیشن صرف ۲۱۷ تک پہنچیگی زیادہ سے زیادہ پُر امید لوگ دنگ رہ گئے۔ دنیا بھر میں ایک ہل چل مچ گئی"۔

امید ہے۔ اس کھلی کھلی اظہار رائے کے بعد کسی منصف مزاج کو اس سے انکار نہ ہوگا۔ کہ حضور نے قبل از وقت جو کچھ رؤیا میں دیکھا وہ سچ نکلا۔ جس سے ثابت ہو گیا کہ ایک غیب دان ہستی ہے۔ اور اس سے خدا کے ایک پاک بندے کو ایسا گہرا تعلق ہے۔ کہ وہ اسے اظہار علی الغیب کی نعمت سے مشرف رکھتا ہے تا یہ بسہولت سمجھا جا سکے کہ جو خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ اسی برگزیدہ عبد کی بتائی ہوئی راہ پر چل کر کامیاب پا سکتا ہے۔

خدا کا وجود اور گاندھی جی

جب لوگوں نے پونا ہسپتال میں گھس کر ہلڑ مچایا۔ تو گاندھی جی نے کہا۔ یہ پرارتھنا (دعا و عبادت) کی جگہ ہے۔ جو لوگ اپنے احمقانہ اور نامناسب رویہ سے بے آرامی کا باعث ہوئے انہوں نے اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ پرارتھنا کے لئے نہیں آئے تھے وہ ایسے لوگ ہیں جو پرماتما کی ہستی میں یقین نہیں رکھتے۔ × × وہ پوچھتے ہیں ایشور کہاں ہے؟ اور اگر ہے تو دنیا میں اتنا دکھ کیوں ہے۔ (گاندھی جی نے کہا) جو شخص پرماتما اور پرارتھنا میں وشواس رکھتے ہیں۔ وہ پرماتما کو دکھا نہیں سکتے۔

(پرتاپ ۱۶ ستمبر ۴۵ء)

گاندھی جی نے اپنی بساط کے مطابق یہ مایوس کن جواب دیا ہے ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ آج سے ۵۰ سال پیشتر قادیان سے یہ آواز بلند اعلان ہو چکا ہے۔

آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

پس یہ غلط ہے کہ خدا کے وجود میں یقین رکھنے والے اور دعا کے مزے چکھنے والے اپنے مالک و معبود حقیقی کو دکھا نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ کو مختلف رنگوں میں دیکھا اور دکھایا جا سکتا ہے بشرطیکہ دیکھنے کی اہلیت و قابلیت پیدا کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

آں خدائیکہ ازو اہل جہاں بے خبر ند
بر من از جلوہ نمودست گراہل بپذیر

ادائیگی زکوٰۃ عذاب سے بچاؤ اور ترقیات کے حصول کا ذریعہ

زکوٰۃ کے ادا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون (سورہ روم) یعنی جو زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دو گے تو ایسے طور پر دینے والے (اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ) بڑھاتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ ما انفقتم من شیئ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین (سبا) یعنی جو کچھ تم خرچ کرو اللہ تعالیٰ اس کی بجائے اور دیگا اور بہتر دیگا کیونکہ) وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

اب خدا کی طرف سے ان ترقیات کے وعدوں کے ہوتے ہوئے جو زکوٰۃ کی ادائیگی پر انسان کو حاصل ہو سکتی ہیں کون مومن اس کی طرف سے غفلت اختیار کر سکتا ہے ہاں وہی غفلت کر سکتا ہے۔ جسے یوم آخرت پر ایمان نہ ہو اور ایسے لوگوں کا دعویٰ اسلام بالکل بے حقیقت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم (التوبہ) یعنی قیامت کے دن اسی مال کو جس کے بارہ میں وہ بخل سے کام لیتے ہیں گرم کر کے ان سے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں پر داغ دیا جائیگا۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال اس کیلئے قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں (جو بہت زہریلا ہوتا ہے) جس کی آنکھ پر دو سیاہ داغ ہونگے متمثل ہو جائیگا۔ اور اس کی گردن میں ڈال دیا جائیگا۔ اور وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہیگا کہ میں تمہارا مال اور خزانہ ہوں (بخاری) اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ سانپ اس کی انگلیوں کو چبائیگا۔

پس زکوٰۃ ایک اہم فریضہ ہے۔ اس کے ادا کرنے کی طرف سے کسی احمدی دوست کو غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے غفلت انسان کو لعنتی بنا کر خدا کی جناب سے دور پھینک دیتی ہے۔ زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال)

58

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کمیونسٹ روس میں انتخابات کا طریق

جمہوری طرزِ حکومت

جمہوریتوں میں بیک وقت مختلف الخیال گروہ اپنے خیالات کے نشر و اشاعت کا حق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہر پارٹی تحریر و تقریر کے ذریعہ عوام الناس کے سامنے اپنے خیالات رکھتی اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اپنے نصب العین اور نام کے مطابق وہ قوم کی بہبود کے لئے پروگرام تجویز کر کے ملک کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کہ اس کا مجوزہ پروگرام دیگر پارٹیوں کے پروگرام سے برتر و افضل ہے۔ اور ملک اس پر عمل کر کے زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔ ہر پارٹی کے خیالات کی اشاعت کے لئے متعدد اخبارات ہوتے ہیں۔ نیز مختلف مواقع اور مختلف مقامات پر جلسے منعقد کر کے تقاریر کے ذریعہ عوام کو اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے ممالک میں کچھ عرصہ کے بعد نئے سرے سے انتخابات ہوتے ہیں۔ جنہیں عوام اس پارٹی کے امیدواروں کو اپنی طرف سے حق نمائندگی دے دیتے ہیں۔ جس کے تجویز کردہ پروگرام کو وہ دوسری پارٹیوں سے بہتر خیال کرتے ہیں اور انہیں یہ یقین ہوتا ہے۔ کہ اس پر عمل کر کے ملک زیادہ ترقی کر سکے گا۔

اپنے خیالات اور رائے کے استعمال میں ہر شخص آزاد ہوتا ہے۔ حکومت یا برسرِ اقتدار پارٹی سوائے جائز پراپیگنڈا کے حق کے جسے ہر پارٹی استعمال کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔ رائے دہندگان پر اپنے اثر و رسوخ سے ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش نہیں کرتی۔ وہ اس امر کو جمہوریت کے اصول کے منافی سمجھتی ہے۔ کہ کسی شخص کو اس کی رائے کے خلاف ووٹ دینے پر مجبور کیا جائے۔ تحریر و تقریر اور پراپیگنڈا کے حق سے فائدہ اٹھا کر ہر پارٹی اپنے خیالات کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تا عوام میں سے زیادہ سے زیادہ افراد کو اپنے خیالات سے متفق کر سکے۔

انتخابات میں ہر شخص اپنے تاثرات کے مطابق رائے دیتا ہے۔ جس پارٹی کے پروگرام سے زیادہ افراد اتفاق کا اظہار کریں۔ وہ پارٹی معین عرصہ کے لئے برسرِ اقتدار آجاتی ہے۔ اس کی مساعی اور اعمال پر عوام کڑی نظر رکھتے ہیں۔ اور جب کبھی وہ کوئی ایسا کام کرے۔ جس سے اکثریت متفق نہ ہو۔ تو لوگ تحریر و تقریر کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر معین عرصہ کے دوران میں ہی اکثریت برسرِ اقتدار پارٹی کے خلاف ہو جائے۔ تو وہ اس پارٹی کو مستعفی ہونے یا دوبارہ انتخابات کرانے پر مجبور کر سکتی ہے۔ اور اگر معین عرصہ کے دوران میں کوئی ایسی بات پیدا نہ ہو۔ تو اس عرصہ کے اختتام پر جو بالعموم چار یا پانچ سال کا ہوتا ہے۔ پھر انتخابات ہوتے ہیں۔ اگر عوام برسرِ اقتدار پارٹی کے کام سے مطمئن ہوں۔ تو اس کے حق میں ورنہ مخالف پارٹیوں میں سے کسی کے حق میں زیادہ ووٹ دے دیتے ہیں۔ اس طرح وہ دوسری پارٹی کو موقعہ دیتے ہیں۔ کہ نئے پروگرام پر عمل کر کے ملک کو بہتر بنائے۔

اس طرح جمہوریتوں میں حق نمائندگی استعمال کر کے ہر شخص حکومت اور ملک کے نظم و نسق میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ اور اسے یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اس کی مرضی کے خلاف اس پر حکومت کی جا رہی ہے۔

ڈکٹیٹرشپ

وہ ممالک جن میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہو۔ ان میں ایک ہی پارٹی برسرِ اقتدار رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور اپنی رائے سے اختلاف رکھنے والی ہر پارٹی کو کچل کر من مانی کارروائیوں کے لئے رستہ صاف رکھنے کے درپے رہتی ہے۔ ان ممالک میں ایسے قوانین رائج ہوتے ہیں۔ جن کے ماتحت برسرِ اقتدار پارٹی کے حامیوں کے سوا کسی کو اظہار رائے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ دراصل برسرِ اقتدار پارٹی اپنی رائے کو اتنا افضل و اعلیٰ یقین کرتی ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں کسی اور رائے کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتی۔ اسی لئے اس کی تمام تر کوشش اسی امر کے لئے وقف ہوتی ہے۔ کہ اس کے خلاف خیالات لوگوں تک پہنچنے نہ پائیں۔ اس لئے ان ممالک میں اخبارات اور پبلک جلسوں پر کڑی نگرانی رکھی جاتی ہے۔ اور صرف ایسی ہی باتوں کی اشاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن سے برسرِ اقتدار پارٹی کا اثر و رسوخ بڑھے۔ اور اس کے حامیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ اس کی وجہ سے ملک میں ایک حصہ کے ذہن میں تحکمانہ اور برتری کے خیالات جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے حصہ کے ذہن میں غلامانہ خیالات۔ ملک کی حکومت میں صرف ایک ہی طبقہ حصہ دار ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ اس سے بکلی محروم رہتا ہے۔ اس لئے فطرتاً وہ لوگ جن کو اظہار رائے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور اس پارٹی کے خلاف جو ان کی رائے کو نظر انداز کر رہی ہوتی ہے۔ سر اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس قسم کے مظاہرات کو دبانے اور مخالفت کو کچلنے کے لئے برسرِ اقتدار پارٹی ایسے قوانین بنا لیتی ہے۔ جن کی وجہ سے اس قسم کی مخالفانہ مساعی جرم قرار پا جاتی ہیں۔ اور ان میں حصہ لینے والے گردن زدنی۔

کمیونسٹ روس میں طرزِ حکومت اور انتخابات

کمیونسٹ روس اپنے تئیں جمہوریت کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ مگر جیسا کہ ذیل کی تفاصیل سے واضح ہے۔ روس ڈکٹیٹرشپ کا مرقع ہے

کمیونسٹ روس میں ۱۶ جمہوریتیں ہیں۔ ہر جمہوریت کے باشندے چار سال کے عرصہ کے لئے کمیونسٹ پارٹی میں سے مجلس نمائندگان کے لئے نمائندے "چنتے" ہیں پھر یہ مجلس منتخب شدہ ارکان میں سے مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں لاتی ہے۔ جیسے مرکزی حکومت کے زیر اثر صوبہ یا جمہوریت کا نظم و نسق سونپ دیا جاتا ہے (دستور اساسی دفعہ ۷۱) مرکز میں بھی دو ایسی مجالس بنائی جاتی ہیں۔ جن میں تمام جمہوریتوں سے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ ایک مرکزی مجلس کے لئے ہر جمہوریہ کی نمائندہ مجلس میں سے کچھ ارکان نامزد کر دیئے جاتے ہیں۔ دوسری مجلس میں بلاواسطہ انتخاب سے لوگوں کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ مگر وہ ہوتے صرف کمیونسٹ پارٹی کے ارکان ہیں۔ (دستور اساسی دفعات ۳۳ - ۳۴ - ۳۵) یہ مجالس بھی چار سال کے لئے منتخب کی جاتی ہیں۔ دونوں مجالس مل کر اپنے میں سے ایک مجلس عاملہ منتخب کرتی ہیں۔ جو ایک پریذیڈنٹ ۱۶ وائس پریذیڈنٹ ایک سیکرٹری اور ۲۴ ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ حکومت کے مختلف شعبے مجلس عاملہ کے ارکان کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ اور نظم و نسق کے اختیارات ان کے سپرد ہوتے ہیں۔ جمہوریتوں کی لوکل مجالس بھی اس مجلس عاملہ مرکزیہ کے ماتحت ہوتی ہیں۔ (دستور اساسی دفعہ ۱۹) اگر کسی بات میں صوبہ اور مرکزی مجلس میں اختلاف ہو۔ تو مجلس مرکزیہ کا حکم فائق رہتا ہے (دستور اساسی دفعہ ۲۰) کبھی کبھی خاص حالات پر نظر کرنے کے لئے مرکزی مجالس منتخبہ کے اجلاس بلائے جاتے ہیں۔ مگر عام حالات میں تمام اختیارات مجلس عاملہ مرکزیہ اور اس کے پریذیڈنٹ ہی کو حاصل ہوتے ہیں۔ (دستور اساسی دفعہ ۶۵)

اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے۔ تو کمیونسٹ روس میں یہ انتخابات بالکل بے معنی ہیں۔ انتخابات تب مفید ہوتے۔ جب ملک میں ایک سے زیادہ سیاسی پارٹیاں ہوتیں۔ جو مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے ملک کی بہتری کے لئے مختلف لائحہ عمل تجویز کرتیں۔ اور انہیں عوام کے سامنے رکھتیں۔ پھر انتخاب میں جس پارٹی کی اکثریت ہوتی۔ وہ اپنے پروگرام کو جامہ عمل پہنانے کے لئے برسرِ اقتدار آجاتی۔

مگر جس ملک میں قانوناً صرف ایک ہی پارٹی یعنی کمیونسٹ پارٹی کو زندہ رہنے کا حق ہو (دستور اساسی دفعہ ۱) اور جس ملک کے باشندوں کے لئے اسی ایک پارٹی کے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی ضروری ہو (دفعہ ۱۳۰) نیز جس ملک میں ایک ہی پارٹی کے خیالات (یعنی کمیونزم) کی اشاعت کے لئے تمام پریس مجبور ہو۔ اور اس کے خلاف رائے رکھنے والوں کو تحریر و تقریر کی کسی قسم کی آزادی حاصل نہ ہو۔ (دفعہ ۱۲۵) اسے جمہوریت کہنا مضحکہ خیز ہے۔ اس کی بجائے اسے ڈکٹیٹرشپ کہا جائے۔ تو درست ہوگا۔ خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے۔

اخبار "نور" شائع ہوگیا

معاصر "نور" پہلے امرتسر میں چھپتا اور قادیان سے شائع ہوتا تھا۔ لیکن وہاں کی مشکلات ناقابلِ برداشت پا کر مکرم سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے طباعت کا انتظام قادیان میں کرنا چاہا۔ جس کی عام حالات میں تو جلد اجازت مل جاتی۔ لیکن جنگ کی وجہ سے اس میں غیر معمولی تعویق ہو گئی۔ پھر بھی یہ جناب سردار صاحب کی دوڑ دھوپ کا نتیجہ ہے۔ کہ پانچ ماہ کے بعد نور کا پرچہ نکل سکا۔ ورنہ نہ معلوم کتنی دیر لگتی۔ اب انشاء اللہ نور باقاعدہ شائع ہوگا۔ اور جناب سردار صاحب

قبول احمدیت کیلئے خدا تعالیٰ نے کس طرح سامان پیدا کئے

حسب ذیل ایک صاحب کے وہ خود نوشتہ حالات ہیں — جو انہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کے متعلق لکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجے ہیں اور جن سے ظاہر ہے کہ جس کے دل میں صداقت قبول کرنے کے لئے سچی تڑپ ہوتی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ غیر معمولی سامان مہیا کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی کی سچی سعی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کا ثمرہ جلد دیتا ہے۔

جناب حضور پُر نور والا شان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ۔ میرے پیارے آقا۔ میرے امام حضور سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ حضور کی خدمت اقدس میں پہنچنے اور احمدیت میں داخل ہونے کی مجھے کس طرح توفیق ملی۔ احقر مہنہ ضلع امرت سر کا رہنے والا ہے۔ جب بندہ چھوٹی عمر میں اپنے والد صاحب کی خدمت میں رہتا تھا میرے والد صاحب کے پاس قادیان سے کچھ اشتہار وغیرہ آیا کرتے تھے۔ اور رشتہ داروں کے خط وغیرہ بھی آتے رہتے تھے۔ میرے والد صاحب جو اس زمانہ کے عالم تھے اور سرکاری ملازمت میں تھے۔ بندہ جب ان اشتہاروں یا رسالوں کو ہاتھ لگاتا تو جناب والد صاحب فرماتے بیٹا ان کو نہ پڑھا کرو۔ یہ جھوٹے سلسلے کی طرف سے آتے ہیں جو تم نہیں سمجھ سکتے۔

کچھ مدت کے بعد بندہ ملازم ہو گیا۔ اور جنگ عظیم ۱۹۱۷ء میں فیروز پور چھاؤنی چلا گیا۔ وہاں سے میرے ہمراہ دو لڑکے محمد یحییٰ اور محمد عبداللہ نے جو کہ احمدی تھے عدن تک سفر کیا۔ اور احمدیت کے متعلق خوب بات چیت ہوتی رہی۔ پھر وہ میرے ساتھ قریب سال بھر عدن میں جنرل ہسپتال میں رہے مگر میرے دل پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ کچھ مدت کے بعد بندہ واپس وطن آ گیا۔ اور آنے پر خداوند کریم کی حکمت کاملہ سے میرا رشتہ موضع بھیرو چیچی میں حکیم شیر محمد صاحب قریشی کے ہاں ہو گیا۔ وہ بھی احمدیت کے خلاف تھے۔ مگر جب کبھی مجھے رخصت پر لاہور سے باہر جانے کا اتفاق ہوتا تو بھیرو چیچی کے احمدی میرے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے

ایک دفعہ حضور سردیوں میں سیر کے لئے بھیرو چیچی تشریف لے گئے۔ بندہ بھی ان دنوں وہاں تھا۔ بھیرو چیچی والے چند احمدیوں نے مجھ سے کہا۔ چلو حضور سے ملاقات کرو۔ مگر میری زبان سے نکلا جاؤ بندہ جھوٹے سلسلہ کے پیر کے پاس ہرگز نہیں جائے گا۔ اور گھر آ گیا۔ اور چند دن کے بعد ایک احمدی نے مجھ سے کہا۔ بابو صاحب آپ کا دوست نواب الدین نمبردار احمدی ہو گیا ہے۔ بندہ اپنے سسر کے ہمراہ نواب الدین نمبردار کے ہاں موضع جبنیڈ متصل بھیرو چیچی گیا۔ اس وقت نمبردار تلاوت قرآن شریف کر رہا تھا۔ اور دو چار آدمی اور بھی اس کے پاس بیٹھے تھے بندہ نے اس سے کہا نواب الدین تو بھی کافر ہو گیا ہے — نواب الدین نے مجھ سے کہا ڈاکٹر صاحب اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ تو آپ قرآن شریف اٹھا کر کہیں یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ بندہ نے قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر کہا کہ یہ سلسلہ سب جھوٹ ہے۔ اس کے بعد کوئی بات نہ ہوئی۔ بندہ رخصت کاٹ کر واپس آیا تو تبدیل ہو کر سرسنگھ آ گیا۔ یہاں ایک سکھ سردار میرا دوست بن گیا۔ ایک دن اس نے مجھے کہا۔ بڑا افسوس ہے۔ تم مرزا صاحب قادیان کی طرف کے ہو۔ مگر تم احمدی نہیں مگر میرا بھائی سب کچھ چھوڑ کر احمدی ہو گیا ہے۔ اس کا نام عبدالرحیم ہے۔ میں نے کہا۔ سردار جی جب میرے پروردگار کو منظور ہو گا میں بھی احمدی ہو جاؤں گا۔ اسی رات کو خواب کے اندر ایک بزرگ نے زور سے فرمایا تم کو کس طرح معلوم ہے یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ تم نے ناحق قرآن شریف اٹھایا — دوسری رات پھر یہی خواب دیکھا تیسری رات پھر یہی خواب دیکھا۔ اور اس پاک بزرگ نے فرمایا جاؤ محمود کی بیعت کرو۔

صبح کو بندہ نے اپنے میڈیکل آفیسر سے کہا آج میں لاہور سول سرجن صاحب بہادر کے دفتر جا کر رخصت لینا چاہتا ہوں۔ مجھے نہایت ضروری کام درپیش ہے۔ میڈیکل آفیسر نے اجازت دے دی۔ مگر کہا سول سرجن تم کو رخصت نہیں دے گا۔ کیونکہ تم ابھی ابھی رخصت سے واپس آئے ہو۔ جب بندہ دفتر میں گیا۔ تو ڈپٹی سول سرجن صاحب لاہور نے کہا کس طرح آئے ہو۔ عرض کیا۔ ضروری کام کے لئے رخصت درکار ہے۔ سول سرجن صاحب نے کہا فوراً چلے جاؤ رخصت منظور ہے۔ اس پر بندہ قادیان پہنچا۔ اور اپنے ایک رشتہ دار سے ملا جو کہ اس دن قادیان آئے ہوئے تھے۔ یعنی حکیم شیخ محمد صاحب قریشی احمدی ویرووالہ داروغہ انہوں نے کہا۔ تم تو سخت مخالف تھے۔ ذرا سوچ لو جلدی نہ کرو۔ مگر بندہ نے کہا بہت سوچ چکا ہوں۔ اب جلدی چلو حضور کی خدمت اقدس میں۔ تاکہ دیر نہ ہو جائے۔

چنانچہ مسجد مبارک میں نماز عصر ادا کرنے کے بعد حضور کی قدم بوسی نصیب ہوئی اور بیعت کی اور حضور کے غلاموں میں داخل ہوا۔ اس طرح ۱۹۲۳ء میں حضور کی بیعت کی۔ اس کے بعد احمدیت کی برکتیں مجھ پر نازل ہوئیں اور بہت نشان میرے خداوند نے مجھے دکھلائے ایک حضور کی خدمت میں تحریر کرتا ہوں:۔

میرا ایک رشتہ دار ریلوے کلرک وڈالہ جوہل کا باشندہ لاہور میں رہتا تھا۔ بندہ مزنگ سول ڈسپنسری میں اس وقت تھا وہ اپنی بیوی کے سخت بیمار ہونے کے باعث رخصت پر آیا ہوا تھا وہ ایک دن بازار میں مجھ سے ملا۔ اور میں نے کہا تم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کراؤ۔ خداوند کریم فضل کرے گا۔ اس نے کہا میں مرزائیوں کو برا جانتا ہوں۔ کیونکہ بندہ بخاری کا مرید ہے۔ اور منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا انشاء اللہ جب تک میرے منہ پر یہ داڑھی ہے۔ مرزا صاحب کو جھوٹا کہتا رہوں گا۔ میں نے کہا حضرت مرزا صاحب تو سچے ہیں۔ ان کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں۔ مگر تمہاری داڑھی چھ ماہ کے اندر اندر نہیں رہے گی۔ آخر اس کی بیوی فوت ہو گئی۔ اور اس نے دوسرا رشتہ اسی گھر سے طلب کیا تو لڑکی کی والدہ نے داڑھی صاف کر دینے کی شرط پیش کی۔ اور اس نے یہ شرط منظور کر کے داڑھی کے ساتھ مونچھیں بھی صاف کرا دیں اس کی بڑی لمبی داڑھی تھی

حضور کا غلام عبدالعزیز احمدی قریشی ہیڈ ڈسپنسر انچارج

کیشیئر (خزانچی) کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نقدی کے لین دین کے لئے ایک آسامی ۸۰—۵—۱۰۰ کے گریڈ کی منظور فرمائی ہے۔ جس کے لئے خاص طور پر قابل دیانتدار۔ اور اچھی صحت والے احمدی نوجوان امیدوار کی ضرورت ہے۔ درخواست بھجواتے وقت مندرجہ ذیل شرائط کا مدنظر رکھنا ضروری ہے:۔ (۱) کم از کم انٹرنیس پاس ہو (۲) عمر ۲۵ سے کم اور ۳۵ سے زائد نہ ہو (۳) درخواست میں صحیح تاریخ بیعت درج کی جائے (۴) مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق درخواست کے ساتھ ہو۔ کہ وہ امیدوار کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ اور یہ کہ فلاں سنہ سے بیعت کی ہوئی ہے۔ (۵) پنشنر اصحاب درخواست نہ کریں (۶) درخواستیں ۳۰ / ۹ / ۴۵ تک بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پہنچ جانی چاہئیں (۷) اس کے بعد پہنچنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ (۸) معائنہ کی صورت میں اخراجات سفر بذمہ امیدوار ہوں گے (۹) منتخب شدہ امیدوار کے لئے ضروری ہو گا کہ ۵۰۰/- روپیہ کی ضمانت حسب منشاء و ہدایات صدر انجمن دیوے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان ضروری

نظارت بیت المال میں دو محرروں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو حتی الوسع میٹرک پاس ہوں ہوشیار۔ تجربہ کار اور حساب سے واقف ہوں۔ تنخواہ ۳۰/- روپے ماہوار تک حسب لیاقت علاوہ الاؤنس کے دی جائے گی

ناظر بیت المال

نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ رعایتی قیمت پر

صیغہ نشر و اشاعت نے مندرجہ ذیل تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ احباب انہیں زیادہ سے زیادہ منگوا کر تقسیم کریں۔

۱۔ How to save the World
قیمت دو روپے فی سینکڑہ

۲۔ The Unassailable citadel
قیمت دو روپے فی سینکڑہ

۳۔ ندائے ایمان۔ تصنیف لطیف حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

۴۔ ملت اسلامیہ کے تنزل کے اسباب اور مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

۵۔ علماء اور مولوی صاحبان سے چند دریافت طلب امور۔ قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

۶۔ آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر قیمت اڑھائی روپے فی سینکڑہ

۷۔ شانتی کا اپائے (ہندی) " " "

۸۔ کرشن اوتار (ہندی) " " "

۹۔ پرگٹ وٹالہ دا گورو (گورمکھی) " " "

نیز "وفات مسیح علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتویٰ" بھی چھپ چکا ہے۔ اصل فتویٰ (جو کہ عربی میں ہے) مع اردو ترجمہ شائع کیا گیا ہے سائز $\frac{27 \times 17}{8}$ ضخامت ۲۸ صفحے قیمت ۲ر فی نسخہ

نوٹ:۔ یہ رعایت تھوڑے عرصہ کے لئے ہے اس لئے احباب جلد سے جلد منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ ملنے کا پتہ

دفتر نشر و اشاعت قادیان پنجاب

پتہ مطلوب ہے

صلاح الدین صاحب (ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم) چک ۱۲۱ نہر مراد ڈاکخانہ ڈیرا نوالہ چشتیاں ریاست بہاولپور کو ایک رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی۔ جو واپس آگئی ہے کہ وہ فوج میں ملازم ہو گئے ہیں۔ دفتر ہذا کو ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (مینیجر)

مبارکباد
ترجمۃ القرآن
بطرز جدید

کے ایک خریدار دوست کی طرف سے:۔
"صرف دو دفعہ دیکھنے سے پہلے رکوع کا ترجمہ خاکسار کو یاد ہو گیا ہے"
مفصل پڑھیئے۔ فرماتے ہیں:۔
"میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ واقعی آپ نے جو ترجمہ کیا ہے قابل قدر چیز ہے۔ آسانی سے لفظی ترجمہ سمجھ کر پھر با محاورہ ترجمہ خود بھی کر سکتا ہے۔ اور اچھی طرح سمجھ بھی آ جاتی ہے۔
صرف دو دفعہ دیکھنے سے پہلے رکوع کا ترجمہ خاکسار کو یاد ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے باوجود کوشش سے ترجمہ نہیں آتا تھا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے آمین ثم آمین"

خاکسار جمال الدین گل احمدی
نائب کورٹ قصور $\frac{9}{45}$/14

ہدیہ:۔ جلد اول ایک روپیہ۔ محصول ڈاک چھ آنہ

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم بھی سات روپے محصول ڈاک علاوہ ہمارے مکتبہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ پتہ

مکتبہ بشارات رحمانیہ
ریلوے روڈ۔ قادیان

ہمدردِ نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے
قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

فیروزپور ڈویژن میں ایک نرس دائی کی پوسٹ کے لئے مقررہ فارم پر $\frac{9}{45}$/۲۰ تک امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ جگہ مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلم امیدوار نہ ہوگی تو یہ جگہ غیر مخصوص قرار دی جائے گی۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپے ماہوار (دوران جنگ کے لئے) ۳۰ — ۲½ — ۵۰ — ۲ — ۶۰ کے گریڈ میں گرانی کا الاؤنس جو بموجب قواعد مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہوگا۔ نیز رعایتی شرح پر اجناس خوردنی خریدنے کا حق بھی ہوگا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قابلیت:۔ کسی منظور شدہ امتحانی بورڈ کا عطا کردہ نرس دائی کا سرٹیفکیٹ۔ امیدوار انگریزی اور اردو لکھنے پڑھنے کی قابلیت رکھتی ہو عمر کی کوئی قید نہیں۔ سکرٹری کے نام اپنے پتہ کا لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ درخواست فارم مفت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اطلاع کردیں

کوئی صاحب نصیر الدین احمد صاحب نے ہمارے دواخانہ کی مشہور نسوانی گولیاں جو کہ مستورات کی مخصوص دردوں۔ کمی زیادتی بے قاعدگی۔ کمزوری اور کمی خون کیلئے اکسیر ہیں طلب کی ہیں۔ لیکن اپنا مکمل پتہ لکھنا بھول گئے ہیں۔ وہ ہمیں مکمل پتہ سے اطلاع دیں

حمیدیہ فارمیسی قادیان

امیرو! غریبوں کا بھی کچھ خیال کرو

(آپ کی دولت اور زندگی بیکار ہے اگر یہ حیرت انگیز ادویات غریبوں کیلئے موجود نہوں)

سرپ ناشک بغیر مارے اپنی عجیب و غریب طاقت سے سانپوں کو بھگا دینے والی اور کاٹے ہوئے انسانوں حیوانوں کو ملک الموت کے پنجہ سے بچانے والی دوا جو عرصہ پچیس سال سے لاکھوں زندگیوں کو بچا چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے (۱؎۴)

بچھو وش ناشک بچھو کے زہر کو ایک سکنڈ میں جادو کی طرح اتار کر روتے ہوئے انسانوں کو ہنسا دینے والی دوا۔ قیمت فی شیشی دس آنے (۱۰؍)

جور ناشک ملیریا اور ہر قسم کے بخارات کو ایک لمحہ میں بھگا دینے والی ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ حیرت انگیز دوا۔ قیمت چالیس گولی ایک روپیہ چار آنے (۱؎۴)

درد ناشک سر سے لیکر پاؤں تک کہیں بھی کیسا ہی درد کیوں نہ ہو۔ نیز عورتوں کے ماہواری کے دردوں میں جادو کی طرح اثر دکھانے والی عجیب و غریب دوا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔

ہیضہ ناشک لوگ کہتے ہیں کہ یہ دوا نہیں ہے۔ بلکہ ہیضہ کے مریض کی جان بچانے کے لئے ایک خدائی طاقت ہے۔ جبھی تو اس کا نام لوگوں نے "سرجیون" بوٹی رکھ لیا ہے۔ درحقیقت بناتی جڑی بوٹیوں کا ایک کرشمہ ہے۔ جو مریض کو موت کے پنجہ سے بچا لیتا ہے۔ قیمت بھی فوائد کے مقابلہ میں نہیں کے برابر ہے یعنی چالیس گولی ایک روپیہ چار آنہ جو کہ چار مریضوں کی جان بچانے کے لئے کافی ہیں۔

نوٹ:۔ اوپر کی قیمت صرف لاگت خرچ ہے اور یہ سب ادویات کارخانہ ہذا میں ہر قوم کے غریبوں کو مفت تقسیم ہوتی ہیں اور باہر بھی ہزارہا آدمی درجنوں منگوا کر غریبوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں ایسے صاحبان کے لئے سپیشل رعایتی ریٹ مقرر ہیں یعنی سرپ ناشک۔ درد ناشک۔ جور ناشک۔ ہیضہ ناشک فی درجن بارہ روپے۔ بچھو ناشک درجن چھ روپے محصول ڈاک علیحدہ آتا ہے آپ بھی غریبوں کو مفت تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں یہ ان ادویات کو ہر وقت گھر میں موجود رکھیں۔ نہ معلوم کس وقت مصیبت آن پڑنے پر آپ اپنی نیز دوسروں کی حفاظت کر سکیں سپیشل رعایتی ریٹ آدھ درجن سے کم پر لاگو نہ ہوگا۔ اور دو روپیہ سے کم کی ادویات وی پی نہیں بھیجی جائیگی۔ محصول ڈاک کم از کم پندرہ آنے لگتا ہے

پتہ:۔ رائے صاحب کے ایل رانا ایند سنز کیمس اینڈ مینیفیکچررز (۲) جگادھری (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۷ ستمبر۔ چار سال جاپانیوں کے قبضہ میں رہنے کے بعد ہانگ کانگ اب انگریزوں کے قبضہ میں آگیا ہے۔ اور برطانیہ کا جھنڈا ایک اونچی عمارت پر لہرا رہا ہے۔ جو جاپانیوں نے اس خیال سے اپنا جھنڈا لہرانے کے لئے بنائی تھی۔ کہ اب ہانگ کانگ ان کے قبضہ میں ہی رہے گا۔ کل ہتھیار ڈالنے کی رسم ادا کرنے کے وقت امریکہ کینیڈا اور چین کے نمائندے بھی موجود تھے۔

شنگھائی ۷ ستمبر۔ چینی کمانڈر نے حکم دیا ہے۔ کہ آج سے شنگھائی میں کوئی جاپانی داخل نہ ہو۔ اور نہ کسی جگہ جاپانی جھنڈا لہرایا جائے۔

چنکنگ ۷ ستمبر۔ چین میں صنعت و حرفت کی اصلاح کی سکیموں پر عمل کرنے کے لئے ملک کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر حصہ میں ایک خاص سٹاف کام کرے گا۔ کارخانہ داروں کو ان کی جائیدادیں گروی رکھ کر روپیہ قرض دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۷ ستمبر۔ آج یہاں برطانوی ایلچی کے دفتر پر یونین جیک لہرایا گیا۔ جنرل میکارتھر نے جاپانی گورنمنٹ کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر بتائے۔ کہ خاص جاپان اور دوسرے ملکوں میں اسکی کتنی جائیداد ہے۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ بحرالکاہل سے اتحادی قیدی اور نظربند اپنے اپنے گھروں کو بھیجے جا رہے ہیں۔ منیلا میں جو قیدی ہیں۔ ان کو لانے کے لئے جہاز روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

کانڈی ۷ ستمبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کمانڈ سے اتحادی قیدیوں کا پہلا جہاز کلکتہ پہنچ گیا ہے۔

دہلی ۷ ستمبر۔ لنڈن میں وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس میں ہندوستان کی طرف سے شمولیت کے لئے سر جعفری کو مقرر کیا ہے۔ یہ دوران جنگ میں پرشین ویلیفیئر میں پولیٹیکل ایڈوائزر تھے۔ یہ ہندوستان کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔

لاہور ۷ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ شیخ حسام الدین بی۔ اے صدر مجلس احرار ہند شیخ صادق حسن ایم۔ ایل۔ اے نائب صدر مسلم لیگ کے مقابلہ پر لاہور سے کھڑے ہو رہے ہیں۔

حیدر آباد ۷ ستمبر۔ سکندر آباد عنقریب حکومت نظام کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس کے پیش نظر باشندگان سکندر آباد کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ان برکات کا اعتراف کیا۔ جو ریذیڈنٹوں کے عہد میں باشندگان سکندر آباد کو حاصل ہوئیں۔ ایک قرارداد میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ریذیڈنٹ کو وداعی سپاسنامہ پیش کیا جائے۔ اور حضور نظام کو سپاسنامہ خیر مقدم۔

لاہور ۷ ستمبر۔ شیخ حسام الدین صدر آل انڈیا مجلس احرار اسلام کی صدارت میں احرار ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ طویل بحث کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ مجلس احرار جنرل انتخابات میں کسی سیاسی جماعت کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتی۔ مجلس ہندوستان بھر میں مختلف صوبوں کے حالات کے مطابق زیادہ سے زیادہ مسلم نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کریگی۔

سرہند ۷ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت نابھہ نے ایک خاص حکم کے ذریعے ریاست بھر کے جملہ سرکاری ملازمین کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ دفتروں میں ڈیوٹی کے وقت سر سے پگڑی نہ اتارا کریں۔ نیز ان اوقات میں تمباکو نوشی نہ کیا کریں۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے جرمن مظالم کی تحقیقات کرنیوالے کمیشن کے حوالہ سے بتایا ہے۔ کہ جرمنوں نے روس میں دس لاکھ روسی شہریوں کو ہلاک کیا۔ اور روس کے ۱۷۱۰ قصبوں اور ۷۰ ہزار دیہات کو برباد کر کے ۲۰ لاکھ روسیوں کو بے گھر کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے یکم ستمبر ۱۹۴۵ء سے تمام اخبارات کے کاغذ کے کوٹا میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستانی دستے ٹوکیو کے قبضے میں حصہ لینگے۔ اس تاریخ کا جب ہندوستانی دستے ٹوکیو پہنچیں گے۔ انکشاف نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ جنرل اٹیاگاکی نے سنگاپور میں جس سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں۔ اس کی ایک شرط کے مطابق سنگاپور اور ملایا کے تمام جاپانی افسروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اتحادی افسروں کو سلام کریں۔

شملہ ۷ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کی لوکل باڈیوں کے جنرل انتخابات کا حکم جاری کر دیا ہے۔ یہ انتخابات جنگی حالات کے باعث ہر سال ملتوی کئے جاتے رہے ہیں۔ انتخابات اکتوبر ۱۹۴۶ء یا اس کے بعد کی تاریخوں میں ہو سکیں گے۔ اس سلسلہ میں ضروری ابتدائی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

لاہور ۷ ستمبر۔ مجلس احرار نے اپنے ۲۸ امیدواروں کے پہلے گروپ کے ناموں کا اعلان کر دیا۔ جو پنجاب میں احرار ٹکٹ پر انتخاب لڑیں گے۔

پونا ۷ ستمبر ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے اتحادی اقوام کو وارننگ دی ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کی نمائندہ گورنمنٹ ہندوستان کی موجودہ حکومت کی طرف سے کئے ہوئے کسی ایسے وعدہ یا معاہدہ کی پابند نہ ہوگی۔ جس کے اثرات ہندوستان کے مفاد کے منافی ہوں گے۔

لاہور ۷ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کے اس الزام کی تحقیقات کرائے۔ کہ پنجاب میں سرکاری ملازمین پارٹی پالیٹکس میں حصہ لیتے ہیں۔ ریزولیوشن میں یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس بات کی مثالیں موجود ہیں۔ کہ کئی سرکاری ملازمین نے ممبران اسمبلی سے کہا۔ کہ وہ مسلم لیگ میں شامل نہ ہوں۔

لنڈن ۷ ستمبر۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کو یہ جان کر بے حد رنج اور افسوس ہوا ہے۔ کہ روس نے برطانوی حکومت کو اعتماد میں لئے بغیر آسٹریا سے تیل کے متعلق معاہدہ کر لیا ہے۔

لاہور ۷ ستمبر۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شرادھ اور نوراتری کے ایام میں ہندوؤں کو ان کے راشن کارڈوں کے مطابق ۳ چھٹانک فی کس کھانڈ ایک بار زائد ملے گی۔ دیہات میں رہنے والے ہندوؤں کو بھی ان کے تقسیم کنندگان کی معرفت یہ کھانڈ ملے گی۔

پونا ۷ ستمبر۔ اس ماہ کے اخیر تک سپرد کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو جائے گی۔ مسٹر جیکر سر جگدیش پرشاد اور سر این گوپال سوامی آئینگر نے اس کو آخری ترتیب دے دی ہے۔ کچھ حصہ چھپنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

ہانگ کانگ ۷ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہاں جلد ہی سول حکومت قائم کر دی جائیگی۔ فوجی حکومت اس وقت تک رہے گی۔ جب تک اسکی ضرورت سمجھی جائیگی۔

قرآن مجید مترجم کلاں

ناظر تالیف و تصنیف کا منظور کردہ

احباب کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کاغذ کی کمی کی وجہ سے تھوڑی مقدار میں مہیا کیا گیا ہے۔ جلد منگوالیں۔ مراکو نرم۔ سنہری کام والی جلد ہدیہ صرف آٹھ روپے۔

دو کنال زمین۔ بیس پچیس ہزار کا مکان بھی چاہتا ہوں۔ اطلاع دیں۔ پانچ ہزار روپیہ برائے رہن دینا چاہتا ہوں۔
دس ہزار کا مکان قابل فروخت ہے

سٹار ہوزری قادیان کے حصے خرید رہا ہوں۔
طالب دعا:۔ ابوالفضل محمود
قادیان

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو کہ پاگل ہوگئے ہوں اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ہوں۔ ان کا علاج کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کراویں۔ صحت ہو جائیگی۔ انشاء اللہ۔ قیمت دس روپے عہ
نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں۔ کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔
مولوی حکیم ثابت علی رنجبر زبان محمود نگر ۵ لکھنؤ

ان میں سے دو ہندوستانیوں کے ہیں

سنگاپور ۷ ستمبر۔ آج سنگاپور کے